سعید احمد جلال پوری

الحاد وزندقہ کا نیا انداز!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

چند دن قبل روزنامہ امت کراچی کے کالم نگار جناب کاشف حفیظ صاحب ہمارے دوست جناب الحاج خورشید احمد صاحب کی معیت میں دفتر ختم نبوت تشریف لائے، علیک سلیک، تعارف اور ابتدائی بات چیت کے بعد انہوں نے اپنی تخلیقات کا سیٹ عنایت فرمایا، ملکی و بین الاقوامی حالات، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں اور سیدھے سادے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوششوں اور خفیہ تدبیروں پر بات چل نکلی تو انہوں نے ایک وزیٹنگ کارڈ اور مطبوعہ پرچہ بنام ”کَلا مُکَ کما لُکَ“ آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا: کہ میرے بڑے بھائی صاحب ڈاکٹر ہیں، ان کی کلینک پر ایک صاحب آئے اور انہوں نے اپنا تعارفی کارڈ اور یہ پرچہ دے کر کہا کہ میں ڈاکٹر کیپٹن محمد ضیا اللہ خان ثنا کلینک کے نام سے منیب میڈیکل کمپلکس چیپل گارڈن ابوالحسن اصفہانی روڈ کراچی میں مطب کرتا ہوں، یہ میرا کارڈ ہے، اس کے ساتھ ہی کہا کہ نبیل میرا بیٹا ہے جو پیدائشی طور پر جسمانی معذور اور خود سے چلنے، پھرنے، اور کھانے پینے سے قاصر ہے اور اس پر گاہ بگاہ دورہ کی کیفیت طاری ہوتی ہے، اس پر جب دورہ کیفیت ہوتی ہے تو وہ عجیب وغریب باتیں کرتا ہے، ان میں سے چند ایک اس پرچہ میں درج ہیں۔

جناب کاشف حفیظ صاحب نے بتلایا کہ میرے بھائی صاحب نے پرچہ پڑھا تو پریشان ہوگئے، گھر آکر انہوں نے یہ پرچہ اور وزیٹنگ کارڈ مجھے تھماتے ہوئے فرمایا کہ دیکھو یہ کون آدمی ہے؟ اس کے کیا عقائد ونظریات ہیں؟ اور یہ کیا کہنا چاہتا ہے؟ جب تک کاشف حفیظ صاحب اس کارڈ اور پرچہ کا پس منظر بتاتے رہے، میں اس پرچہ کو پڑھتا رہا، اُدھر ان کی بات پوری ہوئی اِدھر میں نے وہ پورا پرچہ پڑھ لیا بلکہ اس کی تمام قابل اعتراض باتوں کو انڈر لائن کرتے ہوئے عرض کیا: ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ شخص قادیانی ہے اور قادیانی عقائد ونظریات کا داعی، منادا اور پرچارک ہے۔ البتہ اس نے قادیانی عقائد ونظریات کے زہر کو ہلکا کرنے، ان سے نفرت، بیزاری اور توحش کو کم کرنے، سیدھے سادے مسلمانوں کو دھوکا دینے اور انہیں گمراہ

www.banuri.edu.pk

کرنے کے لئے کسی قدر جدید، انوکھی اور نئی شکل اپنانے کی کوشش ہے۔

راقم نے ابھی تک اس پرچہ پر کچھ لکھنا شروع نہیں کیا تھا کہ دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کی جانب سے اس پرچہ میں درج کلام اوراس کی ویب سائٹ سے ماخوذ پرنٹ پر مشتمل کئی صفحات کا پلندہ بھیج کراس کی طرف متوجہ کیا گیا کہ یہ صاحب کون ہیں؟ اوراس کے عقائد ونظریات کیا ہیں؟ چنانچہ اس پلندہ کو دیکھا،تو اس میں،اردو کے علاوہ انگلش میں بھی قادیانی عقائدونظریات کی تبلیغ پر مشتمل خاصا مواد تھا، اسی طرح اسی ویب سائٹ سے ایک اور مواد بھی ملا جس میں ''مہدی کون؟'' کے عنوان سے منتشرانداز میں وہ سب کچھ درج تھا جو''کَـلا مُکَ کـما لُکَ'' کے اندر یکجا اور مرتب انداز میں تھا، خاص طور پراس میں: ''اگر یہ کلام الٰہی نہیں تواور کیا ہے؟'' بہت ہی خطرناک اور بدبودار مواد ہے۔

اس پلندہ کی خواندگی ابھی مکمل نہیں کی تھی کہ جامعہ درویشیہ سندھی مسلم سوسائٹی کراچی کے مدیر جناب مولانا لیاقت علی شاہ صاحب تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ میرے پاس ایک صاحب کسی مجہول شخص کی جانب سے ایک پرچہ لائے اوراس میں درج غلیظ کلمات کو دیکھ کرمیں نے اس پرچہ میں دی گئی ویب سائٹ پر جاکراس کے بارہ میں معلومات شروع کیں تو وہ شخص مجھے قادیانی لگا، کیونکہ اس میں مرزا غلام احمد قادیانی کے بدبودار عقائدونظریات کی بھرمارتھی، چنانچہ میں نے اس کا پرنٹ اور عکس لینا چاہا تو اس پر ایسا کوڈ لگا ہوا تھا کہ اس کو پڑھا تو جاسکتا تھا مگراس کا فوٹو لینا مشکل تھا، لہٰذا میں نے ایک کمپیوٹر ماہر سے رجوع کر کے اس فائل میں سے چند اقتباسات کے فوٹو لے کر جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے دارالافتاء بھجوائے ہیں، یقیناً آپ تک بھی اس کی اطلاع پہنچی ہوگی، میں نے عرض کیا جی ہاں وہ سارا پلندہ مجھ تک پہنچ چکا ہے، اس پر انہوں نے بتلایا کہ جب میں اس ویب سائٹ پر گیا تو اندازہ ہوا کہ یہ شخص سیدھے سادے مسلمانوں اور بھولے بھالے نوجوانوں کوگمراہ کرنے کے لئے ایک معذور بچے کے نام سے دھوکا دے رہاہے اور قادیانی عقائد و نظریات کوعجیب وغریب انداز سے مسلمانوں کے دل ودماغ میں اتارنے کی ناپاک کوشش کررہاہے۔

یہ بھی انہوں نے بتلایا کہ کمپیوٹر پر چیٹنگ کرنے والے نوجوان جب اس ویب سائٹ کی ویزٹ کرتے ہیں اوراس ویب سائٹ کو چلانے والے ڈاکٹر کیپٹن ضیا اللہ سے بات چیت کرتے ہیں، تو وہ ان کو معذور بچے کے دورہ کی کیفیت کے نام سے ان عقائدونظریات کوکراماتی اورمعجزاتی انداز میں پیش کرکے ان کوسچا ماننے اوران پر ایمان لانے کی تلقین کرتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنی ویب سائٹ کی ویزٹ کرنے والوں سے اپنی ویب سائٹ اوران عقائدونظریات کے بارہ میں رائے بھی مانگتا ہے، چنانچہ ناواقف ولاعلم نوجوان بعض اوقات سادگی کی بنا پراس کے بارہ میں اچھے تاثرات کا اظہار کردیتے ہیں تو وہ اس کو اپنی حقانیت وصداقت کی دلیل قرار دیتے ہوئے اسے بھی ویب سائٹ کا حصہ قرار دیتا ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس پرچہ اوراس کی ویب سائٹ کے فوٹو میں موجود عقائدونظریات اوراس کے ذمہ دار کے عقائدونظریات کے بارہ میں کسی قدر تفصیل سے عرض کردیا جائے:

www.banuri.edu.pk

اس سے پہلے کہ اس معذور بچے کی آڑ میں ’’روپ محمد‘‘ نامی ویب سائٹ اور ’’کلامُکَ کما لُکَ‘‘ نامی پرچہ میں درج عقائد ونظریات کا تجزیہ کیا جائے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر ضیاء اللہ نے اپنے معذور بیٹے نبیل اور اپنے تعارف کے بارہ میں جو کچھ لکھا ہے، ذیل میں اس کا خلاصہ انہیں کے الفاظ میں درج کردیا جائے، لیجئے پڑھئے اور سر دھنیئے:

’’تعارف:... میں وہ تمام تفصیلات پیش کررہا ہوں کہ کس طرح سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دنیا میں دوبارہ تشریف آوری ممکن ہوئی اور کس طرح اللہ کے پیغامات آنا شروع ہوئے...... میں ان پیغامات میں کسی قسم کی ردوبدل کا اختیار نہیں رکھتا، البتہ مجھے یہ اجازت دی گئی ہے کہ میں وقتی طور پر کوئی بات مخفی رکھ سکتا ہوں...... یہ تمام واقعات میرے بیٹے نبیل کی وجہ سے ہوئے ہیں جو معذور اور بے شک معصوم ہے......سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی دوبارہ اس دنیا میں تشریف آوری کیسے ہوئی یہ ایک لمبی داستان ہے جس کو میں نے مختصراً تحریر کیا ہے اور کلام پاک کو ’’کلامُکَ کما لُکَ‘‘ کا عنوان دیا ہے، کیونکہ اصل کلام پاک میں اعراب اور نقطے نہیں ہوتے، اس لئے اس کو سمجھنے میں بہت مشکل پیش آتی ہے۔

اسباب:... ۱۲/ اگست ۱۹۹۲ء کا دن تھا...... میرے دوسرے بیٹے نے اس دنیا میں اپنا پہلا قدم رکھا اس کا نام نبیل تجویز کیا گیا، سانولی رنگت معمولی شکل وصورت کے حامل اس بچے میں سوائے دو بڑی پُرکشش آنکھوں کے اور کوئی خاص بات نہ تھی...... ہم نے محسوس کیا کہ نبیل کو دودھ پینے اور سانس لینے میں دقت ہوتی ہے...... چیک اپ کرانے پر معلوم ہوا کہ گلے کے غدود بڑھے ہوئے ہیں، آپریشن ضروری تھا جس کے بعد نبیل کو اس مصیبت سے چھٹکارا ملا...... جب نبیل ایک سال کا ہوا تو اس کو کھڑا ہونے میں مشکل پیش آنے لگی، اول تو وہ کھڑا ہونے کی کوشش ہی نہ کرتا اور اگر کرتا تو گر جاتا، جس کی وجہ ٹانگوں کی کمزوری سمجھی گئی اس لئے اسے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے میں کئی سال لگ گئے، اب کھڑا ہونا ممکن ہوا تو توازن برقرار رکھنا ممکن نہ تھا، گرنا اور چوٹ لگنا اب روز کا معمول بن گیا اور ہر وقت کا رونا نبیل کا مقدر...... میں نے اس دور کے مشہور ومعروف بزرگوں کے آستانوں پر حاضری دینا شروع کی...... کسی مہربان نے مجھے شاہ عقیق کے مزار پر جانے کو کہا......عیدالفطر کی چھٹیوں میں ۲۰۰۲ء میں وہاں جانے کا فیصلہ کیا...... ہر ماہ باقاعدگی سے حاضری دینا شروع کی...... البتہ ایک بار انوکھا واقعہ ہمارے ساتھ ضرور پیش آیا، جسے شاید معجزے کے زمرے میں لیا جاسکے......نبیل نے بے خیالی میں اپنے ایک ہاتھ کی انگلی دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پر رگڑی کہ اچانک اس کے کانوں میں حضرت شاہ عقیق کی آواز آئی جو نبیل سے مخاطب تھے، اس نے دوبارہ انگلی رگڑی تو اس بار حضرت شاہ عقیق کے بڑے بھائی حضرت شاہ موسیٰ مخاطب تھے، نبیل نے اپنے چہرے پر حیرت اور خوشی کے ملے جلے

www.banuri.edu.pk

تاثرات کے ساتھ مجھے بتایا کہ میں اپنی انگلی کو ہتھیلی پر رگڑنے سے کسی بھی صوفی بزرگ سے بات کرسکتا ہوں، یہ تو میرا ٹیلی فون ہے وہ خوشی سے چلایا، مجھے تجسس پیدا ہوا میں نے نبیل سے کہا کہ ذرا دوبارہ ویسا کرو، اس نے وہی عمل دہرایا، اس بار حضرت بابا فرید الدین گنج شکر، پھر حضرت خواجہ معین الدین چشتی نے نبیل سے بات کی ...... ہماری خوشی کی انتہا نہ رہی جب سرور کائنات، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیل سے بات کی ...... آخری چند مہینوں میں میں نے نبیل میں ایک اور بات محسوس کی اور وہ یہ تھی کہ اس نے مجھے بتایا کہ مجھے عجیب آوازیں سنائی دیتی ہیں جس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا، بقول اس کے کوئی میرا نام لے کر مجھے بلاتا ہے ...... یہ آوازیں وقتاً فوقتاً آتی رہیں اور آج تک آتی ہیں فرق صرف یہ ہے کہ وقفہ زیادہ ہوگیا ہے لیکن دورانیہ بڑھ گیا ہے، نبیل بھی اس آواز سے مانوس ہو چکا ہے اور یہ آواز اب ہمارے لئے بھی راز نہیں رہی ...... حیرت کی بات یہ تھی کہ نبیل سارا دن بالکل نارمل رہتا ...... رات کے بارہ بجے نبیل کی طبیعت بگڑنا شروع ہو جاتی، جس کا دورانیہ دو گھنٹہ ہی ہوتا ...... غوث پاک ہمارے ساتھ تقریباً دو ماہ تک رہے ...... ہمیں یقین نہ آتا تھا کہ ایک شخص جو انتہائی مہلک بیماری میں مبتلا ہو وہ نہ صرف صحت یاب ہوگا بلکہ اسے خاص مقام بھی حاصل ہوگا ایسا کیسے ممکن ہوسکتا ہے؟ ...... اس کے باوجود مجھے یقین نہ تھا کہ میرا بیٹا اس موذی مرض سے چھٹکارا پالے گا، غوث پاک بھی صرف اردو میں بات کرتے، آپ برابر آتے رہے اور ہم ان سے مختلف موضوعات پر باتیں کرتے ...... سب سے پہلے نبیل کے بدن میں بے چینی شروع ہوتی پھر اس کے بدن کو کوئی ان دیکھی طاقت جھٹکے دیتی اور آخر میں الٹیاں کرائی جاتیں، الٹیوں کی خاص بات یہ تھی کہ جتنی کہی جاتیں اتنی ہی کرائی جاتیں نہ کم نہ زیادہ ...... نبیل کو شاید اندرونی و بیرونی طور پر پاک کرنے کا انتظام ہو رہا تھا ...... ان معاملات میں ایک خوبصورت موڑ اس وقت آیا جب ایک دن غوث پاک نے ہمیں یہ کہہ کر حیرت میں ڈال دیا کہ ابھی کچھ ہی دیر میں سرور کائنات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لانے والے ہیں ...... آقا دو جہاں محبوب خدا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آج وہ اللہ کی محبوب ہستی ہمارے درمیان موجود تھی ...... یہ اللہ کا معجزہ تھا جو ہماری نظروں کے سامنے رونما ہو رہا تھا ...... ۱۷/ رمضان المبارک غالباً ۱۲/ نومبر ۲۰۰۳ء کی رات تھی ...... اب میں یہ بات فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ مجھ گناہگار کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں سالہا سال رہنے کا شرف حاصل ہوا ...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آج بھی برابر تشریف لا رہے ہیں، آپؐ کے آنے کے بعد ہمارے رہن سہن میں بہت سی تبدیلیاں آ گئی ہیں، ہم گھر والوں پر کئی پابندیاں عائد ہو چکی ہیں ...... ان ہی دنوں میں نبیل کی عبادات کا آغاز ہوا جس میں روزے، نماز، تلاوت قرآن پاک اور تسبیحات وغیرہ شامل ہیں ...... نبیل کو قرآن حضور

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا...... بہت سے لوگوں کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا، سب لوگ بے حد متاثر ہوئے اور اس معاملے کی سچائی کی گواہی دی......علمائے دین سے مشورہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا تاکہ اس نہایت ہی اہم معاملے کا کوئی حل تلاش کیا جاسکے، چنانچہ میں بالترتیب علامہ حسن حقانی، مفتی منیب الرحمٰن اور مفتی اطہر نعیمی سے ملا...... انہیں اس معاملے سے کوئی دلچسپی تھی اور نہ ہی میری بات سننے کا ان کے پاس وقت تھا، ہم باپ بیٹوں کے ساتھ ان کا رویہ بہت توہین آمیز تھا، اس لئے ان کے کوچے سے ہمیں بے آبرو ہوکر نکلنا پڑا اور ایسے بدمزاج اور بداخلاق علماء سے مل کر میرے اعتماد کو بہت ٹھیس پہنچی جن کی ہم اندھی تقلید کرتے تھے پہلے ان علماء کے متعلق بہت اچھے نظریات رکھتا تھا لیکن ملاقات کے بعد میرا نظریہ یکسر تبدیل ہو چکا تھا...... انہوں نے مجھے موقع ہی نہ دیا کہ میں انہیں بتا تا کہ نبیل کے پاس بہت اہم پیغامات ہیں جو ہمیں کسی بھی قیمت پر لوگوں تک پہنچانے ہیں ......لیکن یہاں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نیا روپ دیکھ رہا تھا اور یہ روپِ محمد ایسا تھا جس میں آپؐ اس دنیا میں دوبارہ تشریف لائے، آپؐ بھی اردو میں گفتگو کرتے ہیں، میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ جو کچھ بھی میرے گھر میں ہورہا تھا، اس میں میرا یا میرے گھر والوں کا کوئی اختیار نہ تھا...... جو جو واقعات بھی رونما ہورہے تھے میری معلومات کے مطابق وہ اسلام کے بنیادی عقائد سے بالکل مختلف تھے، جب میں نے اپنے ان خدشات کا اظہار آپؐ کے سامنے کیا تو آپؐ نے مجھ سے چند سوالات پوچھے، جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱:......کیا تم اللہ پر یقین رکھتے ہو؟

۲:......کیا تم یقین رکھتے ہو کہ اللہ کے لئے کچھ ناممکن نہیں؟

۳:......کیا تم یقین رکھتے ہو کہ اللہ مُردوں کو زندہ کرسکتا ہے؟

۴:......کیا تم یقین رکھتے ہو کہ اللہ مجھے دوبارہ بھیجنے پر قدرت رکھتا ہے؟

۵:......کیا تم یقین رکھتے ہو کہ اللہ نبیل کو شفایاب کرسکتا ہے؟

میں کسی بھی سوال کا انکار کرنے کی جرأت نہ کرسکتا تھا، اس لئے میں نے کہا کہ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے، اب یہی سوال میں لوگوں کے سامنے رکھتا ہوں تاکہ وہ اپنے علم اور عقیدے کے مطابق اس کا جواب دیں......جس دن سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں معجزات اب ایک معمول بن چکے ہیں، جس کی ایک مثال یہ ہے کہ نبیل کا بے جان اور بے حرکت ہاتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اس طرح خود بخود حرکت میں آتا ہے اور پیغامات لکھے جاتے ہیں......نبیل کی عمر اس وقت ۱۶ سال ہے معذوری انتہا کی ہے، ہر وقت بستر پر رہتا ہے، جسم کی کوئی حرکت ممکن نہیں، خود سے کھا اور پی بھی نہیں سکتا، جسم کے جوڑ مستقل

طور پر مر چکے ہیں کمر ٹیڑھی ہو چکی ہے اور پٹھے بالکل بے جان ہیں، البتہ نبیل ذہنی طور پر بالکل نارمل ہے اور کسی قسم کی دماغی کمزوری نہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ اسے (ڈی ایم ڈی) کی بیماری ہے لیکن پھر بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ نبیل ایک دن شانِ قدرت سے صحت یاب ہو جائے گا...... نبیل کی عبادات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیرنگرانی آج کل بھی جاری ہیں، جو کمرہ حضرت غوث پاک نے بطور بیٹھک منتخب کیا تھا وہ اب چلہ رسول پاک میں تبدیل ہو گیا ہے جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر اپنی عبادات میں مشغول رہتے ہیں، اس سے ملحقہ کمرے کو مسجد میں تبدیل کرنے کا حکم ہوا، جس کا نام مسجد رسول پاک تجویز کیا گیا، جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے ساتھ نمازیں ادا کرتے ہیں، ایک چھوٹی سی جگہ جو چلہ رسول پاک کے داخلی دروازے کے پاس ہے اسے نبیل کی عبادت گاہ یعنی چلہ بنا دیا گیا ہے اور یہی وہ جگہ ہے جہاں پر پیغامات لکھے جاتے ہیں، ان مقامات کو مقدس بتایا گیا ہے...... یہ وہ ناقابل یقین حقیقت ہے جسے میں نے پیش کر دیا ہے، میں نے ابھی کچھ راز افشا کئے ہیں جبکہ بہت سے رازوں سے پردہ اٹھانا ابھی باقی ہے جو انشاء اللہ مناسب وقت پر کیا جائے گا جو کچھ میں نے لکھا اس کی مطابقت سے دستاویزی ثبوت پیش خدمت ہیں، جس میں نبیل کی میڈیکل رپورٹس چند پیغامات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے لکھی گئیں کچھ سورۃ اور نبیل کی تصاویر وغیرہ شامل ہیں، پیغامات اپنی ذات میں خود ایک دلیل رکھتے ہیں اس لئے ان کے بارے میں لب کشائی میرے لئے ممکن نہیں...... جو لوگ اسے من گھڑت داستان یا پھر کسی دیوانے کا خواب سمجھتے ہیں انہیں اس بات کا جواب دینا ہوگا کہ اگر یہ کلام الٰہی نہیں تو پھر کیا ہے؟ میں یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اس تمام معاملے میں میری طرف سے نہ کوئی دعویٰ ہے اور نہ ہی آئندہ کبھی ہوگا مجھے امید ہے کہ تمام لوگ میرا نقطہ نظر سمجھتے ہوئے مجھ پر الزام لگانے سے گریز کریں گے، یہ میں بھی جانتا ہوں کہ دین مکمل ہو چکا، اب کوئی نبی نہیں آئے گا، کوئی وحی نہیں آئے گی، کوئی اللہ کا پیغام نہیں آئے گا، لیکن اگر پھر بھی آئے تو کیا کیا جائے؟''

(www.rupemuhammad.zomshare.com/album/Mehdi%20Kaun/images/a6212c8b7ad9db9e0...)

مندرجہ بالا ''تعارف'' و ''اسباب'' اور ان میں اٹھائے گئے نکات، ابحاث، عقائد اور نظریات، کسی دوسرے کے نہیں، چشم بد دور اس معذور بچے نبیل کے والد کیپٹن ڈاکٹر ضیاء اللہ خان کی اپنی تحریر کے اقتباسات ہیں، جو خود انہیں کے الفاظ میں ہیں، ہم نے ان میں صرف اتنا سا تصرف کیا ہے کہ موصوف کی تحریر کے غیر ضروری حصے حذف کرتے ہوئے، ضروری اقتباس نقل کر کے متعلقہ اقتباسات کے بیچ میں نقطے لگا دیئے ہیں، نیز ان تمام اقتباسات میں کوئی جملہ اور فقرہ ادھورا یا ناقص نقل نہیں کیا گیا، تاکہ یہ نہ کہا جاسکے کہ نقل میں

خیانت کی گئی ہے، یا کسی جملہ کو سیاق وسباق سے کاٹ کر پیش کیا گیا ہے۔

اس ضروری وضاحت کے بعد قارئین بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ تعارف کا مواد کس قدر خطرناک ہے؟ اور اس کا مرتب ڈاکٹر ضیاء اللہ خان کن غلیظ عقائد ونظریات کا حامل، داعی اور منادہے؟

اس کا بھی قارئین ہی فیصلہ فرماویں کہ کیا کوئی باغیرت مسلمان اور دین دار انسان ان اقتباسات اور ان میں قرآن وسنت اور دین وشریعت سے متصادم عقائد، نظریات، دل آزار ہفوات اور خار اشگاف مضامین کو پڑھ کر اپنے دینی، ملی اور مذہبی جذبات کو کنٹرول کرسکتا ہے؟ یا وہ عقیدہ ختم نبوت کے خلاف اس بغاوت وعدوان کو برداشت کرسکتا ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو کیا کہا جائے کہ اس موذی شخص کے فکری الحاد اور زندقہ کو یوں ہی چھوڑ دیا جائے؟ اور اس کا تعاقب نہ کیا جائے؟ اور سیدھے سادے مسلمانوں کو ان کے زہریلے منصوبہ سے آگاہ نہ کرایا جائے؟

کیا پاکستان میں ایسا کوئی قانون نہیں؟ جس کے ذریعے ایسے بدباطنوں کے منہ میں لگام اور ناک میں نکیل ڈالی جاسکے؟ دیکھا جائے تو یہاں ہر چوڑھے چمار کی عزت وناموس کے تحفظ کا قانون موجود ہے، اس کے برعکس اگر کسی کی عزت وناموس کو تحفظ نہیں تو وہ صرف اور صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالی ہے، آخر کیوں؟

افسوس، صد افسوس! کہ یہاں ہر آدمی کے دین ومذہب، حتی کہ ہندوؤں، عیسائیوں، یہودیوں اور پارسیوں تک کے دین ودھرم کو تحفظ حاصل ہے چنانچہ کسی کو جرأت نہیں کہ وہ اپنے خود تراشیدہ افکار کو عیسائیت، یہودیت، ہندومت اور پارسیت کا نام دے سکے، آخر اسلام اور پیغمبر اسلام اور مسلمانوں کا دین ومذہب ہی ایسا لاوارث کیوں ہے کہ ہر کس وناکس اس کی اہانت وتوہین کرنے اور اس کو بھنبھوڑنے کے درپے ہے؟

آپ ہی بتلائیں کہ جو شخص اس قسم کے دعوے کرے، کیا وہ مسلمان ہے؟ کیا اس کا قرآن وسنت اور دین وشریعت پر ایمان ہے؟ نہیں، قطعاً نہیں، بہرحال اس شاطر نے اپنی اس تحریر میں جو کچھ کہا اور لکھا ہے اس کے اپنے الفاظ میں اس کا خلاصہ کچھ یوں ہے:

الف:......’’...اور کلام پاک کو ’’کَلا مُکَ کما لُکَ‘‘ کا عنوان دیا ہے، کیونکہ اصل کلام پاک میں اعراب اور نقطے نہیں ہوتے، اس لئے اس کو سمجھنے میں بہت مشکل پیش آتی ہے۔‘‘

ب:......’’میرے پاس پیغامات آتے ہیں اور ’’میں ان پیغامات میں کسی قسم کی ردوبدل کا اختیار نہیں رکھتا، البتہ مجھے یہ اجازت دی گئی ہے کہ میں وقتی طور پر کوئی بات مخفی رکھ سکتا ہوں۔‘‘

ج:......’’سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی دوبارہ اس دنیا میں تشریف آوری کیسے ہوئی؟ یہ ایک لمبی داستان ہے۔‘‘

د:......’’البتہ ایک بار انوکھا واقعہ ہمارے ساتھ ضرور پیش آیا، جسے شاید معجزے کے

www.banuri.edu.pk

زمرے میں لیا جا سکے۔''

ہ:......''نبیل نے ... مجھے بتایا کہ میں اپنی انگلی کو ہتھیلی پر رگڑنے سے کسی بھی صوفی بزرگ سے بات کر سکتا ہوں...۔''

و:......''سب سے پہلے نبیل کے بدن میں بے چینی شروع ہوتی پھر اس کے بدن کو کوئی ان دیکھی طاقت جھٹکے دیتی اور آخر میں الٹیاں کرائی جاتیں، الٹیوں کی خاص بات یہ تھی کہ جتنی کہی جاتیں اتنی ہی کرائی جاتیں، نہ کم نہ زیادہ... نبیل کو شاید اندرونی و بیرونی طور پر پاک کرنے کا انتظام ہو رہا تھا۔''

ز:......''اب میں یہ بات فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ مجھ گناہ گار کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں سالہا سال رہنے کا شرف حاصل ہوا۔''

ح:......''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آج بھی برابر تشریف لا رہے ہیں، آپ کے آنے کے بعد ہمارے رہن سہن میں بہت سی تبدیلیاں آ گئی ہیں۔''

ط:......''نبیل کو قرآن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا۔''

ی:......''بہت سے لوگوں کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا، سب لوگ بے حد متاثر ہوئے اور اس معاملہ کی سچائی کی گواہی دی۔''

ک:......''میں انہیں بتاتا کہ نبیل کے پاس بہت اہم پیغامات ہیں جو ہمیں کسی قیمت پر لوگوں تک پہنچانے ہیں۔''

ل:......''لیکن یہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نیا روپ دیکھ رہا تھا اور یہ روپِ محمد ایسا تھا جس میں آپؐ اس دنیا میں دوبارہ تشریف لائے، آپ بھی اردو میں گفتگو کرتے ہیں۔''

م:......''جو جو واقعات بھی رونما ہو رہے تھے، میری معلومات کے مطابق وہ اسلام کے بنیادی عقائد سے بالکل مختلف تھے، جب میں نے اپنے ان خدشات کا اظہار آپؐ کے سامنے کیا تو آپؐ نے مجھ سے چند سوالات پوچھے جو مندرجہ ذیل ہیں: کیا تم اللہ پر یقین رکھتے ہو؟، کیا تم یقین رکھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ ناممکن نہیں؟، کیا تم یقین رکھتے ہو کہ اللہ مُردوں کو زندہ کر سکتا ہے؟، کیا تم یقین رکھتے ہو کہ اللہ مجھے دوبارہ بھیجنے پر قدرت رکھتا ہے؟، کیا تم یقین رکھتے ہو کہ اللہ نبیل کو شفایاب کر سکتا ہے؟، میں کسی بھی سوال کا انکار کرنے کی جرأت نہ کر سکتا تھا، اس لئے میں نے کہا بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے، اب یہی سوال میں لوگوں کے سامنے رکھتا ہوں۔''

ن:......''جو کمرہ حضرت غوث پاک نے بطور بیٹھک منتخب کیا تھا، وہ اب چلہ رسول پاک میں تبدیل ہو گیا ہے، جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر اپنی عبادات میں مشغول رہتے ہیں۔''

www.banuri.edu.pk

س:.......''اس سے ملحقہ کمرے کو مسجد میں تبدیل کرنے کا حکم ہوا، جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرامؓ کے ساتھ نمازیں ادا کرتے ہیں۔''

ع:.......''ایک چھوٹی سی جگہ جو چلہ رسول پاک کے داخلی دروازے کے پاس ہے، اسے نبیل کی عبادت گاہ یعنی چلہ بنا دیا گیا ہے اور یہی وہ جگہ ہے جہاں پر پیغامات لکھے جاتے ہیں، ان مقامات کو مقدس بتایا گیا۔''

ف:.......''یہ وہ ناقابل یقین حقیقت ہے، جسے میں نے پیش کر دیا ہے، میں نے ابھی کچھ راز افشا کئے ہیں، جب کہ بہت سے رازوں سے پردہ اٹھانا ابھی باقی ہے، جو انشاء اللہ مناسب وقت پر کیا جائے گا۔''

ص:.......''جو لوگ اسے من گھڑت داستان یا پھر کسی دیوانے کا خواب سمجھتے ہیں انہیں اس بات کا جواب دینا ہوگا کہ اگر یہ کلام الٰہی نہیں تو پھر اور کیا ہے؟''

ق:.......''میں یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اس تمام معاملے میں میری طرف سے کوئی دعویٰ ہے اور نہ ہی آئندہ کبھی ہوگا، مجھے امید ہے کہ تمام لوگ میرا نقطہ نظر سمجھتے ہوئے مجھ پر الزام لگانے سے گریز کریں گے۔''

ر:.......''یہ میں بھی جانتا ہوں کہ دین مکمل ہو چکا، اب کوئی نبی نہیں آئے گا، کوئی وحی نہیں آئے گی، کوئی اللہ کا پیغام نہیں آئے گا، لیکن اگر پھر بھی آئے تو کیا کیا جائے؟۔''

ان تفصیلات کے بعد کیا کوئی معمولی عقل و فہم کا انسان یہ باور کر سکتا ہے کہ ان غلیظ دعاوی اور نظریات کا حامل شخص تکمیل دین، انقطاع وحی اور ختم نبوت کا قائل ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر اس موذی کی اس ہرزہ سرائی کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے کہ: ''میری طرف سے نہ کوئی دعویٰ ہے اور نہ ہی آئندہ کبھی ہوگا۔'' کیا ہم ان سے پوچھ سکتے ہیں کہ اگر یہ دعویٰ نہیں تو دعویٰ اور کس چیز کا نام ہے؟

دیکھا جائے تو اس ملعون نے پورے دین، مذہب، اسلام، اسلامی عقائد، نظریات اور ایمانیات پر اپنے الحاد و زندقہ کا تیشہ چلا کر اس کا صفایا کر دیا ہے، کسی قدر غور کیا جائے تو اس بدنہاد نے جس واضح انداز میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ اور ظل و بروز کے قادیانی عقیدہ کو بیان کیا ہے، شاید کوئی قادیانی بھی اس طرح نہ کر سکتا۔

اس کے ساتھ ہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ! کیپٹن ڈاکٹر محمد ضیاء اللہ خان کے تعارف کے مندرجہ بالا نکات کا ترتیب وار تنقیدی جائزہ پیش کر دیا جائے:

ا:.......کیا ہم ڈاکٹر ضیاء اللہ خان سے پوچھ سکتے ہیں کہ جس نام نہاد کلام میں نکتے اور اعراب نہیں تھے اور آپ کے لئے اس کا سمجھنا مشکل تھا، وہ کلام آپ کی سمجھ میں کیسے آ گیا؟ چلئے آپ نے جیسے تیسے کر کے اسے سمجھ لیا یا اپنی ناقص و ناتمام عقل و فہم کی مدد سے اسے الٹا سیدھا مرتب کر لیا تو اسے کلام الٰہی کا نام کس بنیاد پر

دیا گیا؟ کیا آپ کے پاس ایسا کوئی معیار یا پیمانہ ہے، جس کے ذریعے اس کا پتہ لگایا جاسکے کہ کون سا کلام، کلامِ الٰہی ہے اور کون سا کلام، کلامِ الٰہی نہیں؟

اگر جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہے تو بتلایا جائے کہ ایسی مہمل و بے کار اور غیر مربوط آوازوں کو کلام الٰہی کا نام دینا افتراٗ علی اللہ نہیں؟ کیا کوئی عقل مند انسان ایسی بے کار و مہمل آوازوں کو جو کسی معذور ومجنون کے کانوں میں آئیں، کلام الٰہی کا نام دے سکتا ہے؟ اس سب سے ہٹ کر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جب قرآن وحدیث اور اجماع امت کی روشنی میں نبوت ورسالت کا دروازہ بند ہو چکا اور وحی کا سلسلہ منقطع ہوگیا، تو اب کسی انسان کے کلام کو وحی الٰہی یا کلام الٰہی کا نام دینا اجرائے وحی اور اجرائے نبوت کے مترادف نہیں؟ اور جو اجرائے نبوت اور اجرائے وحی کا قائل ہو، اس کا اسلام اور پیغمبر اسلام سے کوئی تعلق ہے؟

۲:...... آپ کے بقول اس کلام کا سمجھنا آپ کے لئے مشکل تھا، مگر بایں ہمہ آپ نے اس کو مرتب کر کے تحریری شکل دے دی، تو یقیناً اس کی سمجھ اور ترتیب میں آپ نے فاش غلطیاں کی ہوں گی، یا پھر آپ نے اس کلام کو ترتیب دینے میں اٹکل پچو سے کام لیا ہوگا، لہٰذا نہیں معلوم کہ آپ نے اس کلام کے سمجھنے اور اُسے کلام الٰہی باور کرانے میں کتنی ٹھوکریں کھائی ہوں گی؟ اس لئے نہیں کہا جاسکتا کہ یہ نام نہاد کلام تحریف اور تبدیل کے کن کن مراحل سے گزر کر اس شکل میں آیا ہوگا؟ لہٰذا آپ کا یہ کہنا کہ: ''میں ان پیغامات میں کسی قسم کے ردوبدل کا اختیار نہیں رکھتا'' اس کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے؟

۳:...... اس سب سے ہٹ کر اگر وہ کلام الٰہی ہے تو اس کو وقتی طور پر مخفی رکھنے کا حکم کیوں دیا گیا؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتے ہیں کہ جو کچھ آپ تک پہنچا ہے اس کو دوسروں تک پہنچائیے!

۴:...... آپ کا یہ کہنا کہ: ''ایک بار انوکھا واقعہ ہمارے ساتھ ضرور پیش آیا، جسے شاید معجزہ کے زمرہ میں لیا جاسکے۔'' چشم بددور آپ کا یہ دعویٰ کہیں دعویٰ نبوت کے زمرے میں تو نہیں آتا؟ کیونکہ کسی خرق عادت پر معجزہ کا اطلاق اسی وقت ہوتا ہے جب وہ کسی نبی سے صادر ہو، اور اگر کسی ولی سے خرق عادت صادر ہو تو اس کو معجزہ نہیں، کرامت کہا جاتا ہے۔ نیز یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ایک طرف تو آپ اس کو معجزے کے زمرے میں شمار کرتے ہیں اور دوسری طرف اس کے لئے ''شاید'' کا لفظ بھی استعمال فرماتے ہیں، آخر ایسا کیوں؟ شاید اس لئے کہ کہیں آپ کے خلاف ملکی قانون کی دفعہ ۲۹۵ سی حرکت میں نہ آجائے؟

۵:...... آپ نے نبیل کے اپنی انگلی رگڑنے پر کسی فوت شدہ بزرگ سے بات چیت یا ہم کلام ہونے کو معجزہ کا نام دیا ہے، آپ کے اس کلام کا کیا مقصد ہے؟ آخر نبیل میں ایسی کون سی معجزاتی خصوصیات پائی جاتی ہیں؟

اللہ تعالیٰ بدگمانی سے بچائے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ نے نبیل کی اپنی انگلی دوسرے ہاتھ سے رگڑنے کی صورت میں کسی فوت شدہ بزرگ سے بات چیت کرنے کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ ید بیضا کی طرح معجزہ تو قرار نہیں دیا؟ دوسرے الفاظ میں کہیں آپ یہ تو باور نہیں کرانا چاہتے کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ کی بغل میں لیجائیں، وہ ہاتھ سفید ہوجائے اور وہ معجزہ کہلائے تو نبیل کی

www.banuri.edu.pk

انگلی اور دوسرے ہاتھ کی رگڑ سے کسی مرحوم بزرگ سے بات چیت، کیونکر معجزہ نہیں کہلا سکتا؟
۶: ...... نبیل کی قے، کی خاص مقدار کو ان کی اندرونی پا کی سے تعبیر کرنا، نعوذ باللہ! کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شق صدر کے ہم پلا قرار دینے کی ناپاک سعی و کوشش تو نہیں؟ ورنہ قے آنے کو اندر کی پا کی سے تعبیر کرنا چہ معنی دارد؟
۷: ......آپ کا یہ کہنا بھی بہت ہی خطرناک ہے کہ: ''اب میں یہ بات فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ مجھ گناہ گار کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں سالہا سال رہنے کا شرف حاصل ہوا۔'' اس لئے کہ اس بات کا شدید اندیشہ ہے کہ آپ اگلے مرحلہ میں یہ دعویٰ نہ کردیں کہ چونکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں رہا ہوں، لہٰذا میں اب صحابی بن گیا ہوں اور بالفرض اگر آپ ایسا دعویٰ کر بھی دیں تو آپ کو کون روک سکتا ہے؟
۸: ......آپ کا کہنا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سالہا سال سے آپ کے گھر میں آرہے ہیں، سوال یہ ہے کہ آپ سے پہلے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے گھر آئے ہیں؟ یا یہ اعزاز آپ سے پہلے بھی کسی کو نصیب ہوا ہے؟ اگر جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہے تو سوال یہ ہے کہ حضرات صحابہ کرامؓ، حضرات ازواج مطہراتؓ اور حضرات بنات مقدسہؓ اور چودہ صدیوں کے اکابرؒ، اولیاء اللہؒ، ابدالؒ، اقطابؒ، زہادؒ اور عبادؒ اس سے کیوں محروم رہے؟ کیا آپ کا یہ دعویٰ عقل و شعور اور فہم و ادراک سے میل کھاتا ہے؟ کیا آپ کی یہ لاف نعوذ باللہ! اپنے آپ کو پوری جماعت صحابہؓ، اہل بیتؓ، بلکہ پوری امت کے مجددین وصلحا سے افضل و اقدس باور نہیں کراتی؟
۹: ......آپ کا یہ کہنا کہ: ''نبیل کو قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا اور نبیل کے قد بڑھانے کے مترادف نہیں؟ اگر جواب نفی میں ہے تو بتلایا جائے کہ آپ کے بیٹے نبیل کے علاوہ آج تک کسی اور کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پڑھایا؟ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحلت کے بعد کسی دوسرے کے گھر بھی قرآن پڑھانے گئے ہیں؟ کیا قرآن، سنت، اجماع امت اور تاریخ و سیر میں اس طرح کی کوئی مثال ملتی ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو اس گپ کا کیا معنی ہے؟
۱۰: ......آپ کا یہ کہنا کہ: ''بہت سے لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا'' سوال یہ ہے کہ آپ سے یا ان بہت سے لوگوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کی کیا صورت تھی؟ براہ راست اپنے جسد عنصری میں ملاقات کا شرف بخشا، یا پردہ کے پیچھے، جسم مثالی سے؟ جاگتے ہوئے یا نیند میں؟ کہیں یہ سب کچھ آپ کی شعبدہ بازی تو نہیں؟ ورنہ آج تک امت میں کسی عقل مند نے ایسا دعویٰ نہیں کیا۔
۱۱: ......آپ کا یہ کہنا کہ: ''لیکن یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نیا روپ دیکھ رہا تھا اور یہ روپِ محمد ایسا تھا، جس میں آپ اس دنیا میں دوبارہ تشریف لائے، آپ اردو میں گفتگو کرتے ہیں۔''
سوال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نئے روپ سے کیا مراد ہے؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جسد عنصری کے ساتھ دوبارہ تشریف لائے ہیں یا کسی دوسرے جسم کے ساتھ؟ اگر بالفرض آپ صلی اللہ

علیہ وسلم اپنے دنیاوی جسد عنصری کے ساتھ تشریف لائے ہیں تو آپ کی زبان عربی سے اردو میں کیسے تبدیل ہوگئی؟ اور اگر کسی دوسرے جسم، اور روپ میں آئے ہیں تو اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کا نام دینا کیونکر جائز ہوگا؟ کیا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی، گستاخی اور بے جا جرأت نہیں کہلائے گی؟ اگر جواب اثبات میں ہے اور یقیناً اثبات میں ہے تو کیا گزشتہ چودہ سو سال سے آپ کے علاوہ کسی اور نے بھی ایسی گستاخی کی ہے؟

۱۲:......آپ کا یہ کہنا کہ: ''جو جو واقعات بھی رونما ہو رہے تھے، میری معلومات کے مطابق وہ اسلام کے بنیادی عقائد سے بالکل مختلف تھے۔'' سوال یہ ہے کہ جب آپ سمجھتے ہیں کہ یہ سب کچھ اسلام کے بنیادی عقائد کے خلاف ہے تو آپ کو ان شیطانی وساوس کو آگے پھیلانے اور اس پر اصرار کی جرأت کیونکر ہوئی؟

آپ کا یہ کہنا کہ: ''میں نے ان خدشات کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اظہار کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو یہ کہہ کر خاموش کرادیا کہ: ''اللہ کے لئے سب کچھ ممکن ہے، اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرسکتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ مجھے دوبارہ بھیجنے پر قدرت رکھتا ہے'' بے شک اللہ تعالیٰ کے لئے سب کچھ ممکن ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کے لئے کچھ اصول اور ضابطے مقرر فرمائے ہیں، اور اللہ تعالیٰ اپنے ضابطوں کی مخالفت نہیں کرتا، کیونکہ قرآن کریم میں ہے۔''**ولن تجد لسنة اللّٰہ تبدیلاً**''...آپ اللہ تعالیٰ کی سنت اور طریقوں میں کوئی تبدیلی نہ پائیں گے...سوال یہ ہے کہ صرف اور صرف آپ ہی کے لئے اپنے ضابطے اور قانون کو کیوں توڑا؟ آپ کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرامؓ اور پوری امت سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے ایسا کون سا اختصاص یا تقرب ہے؟ جس کی خاطر اللہ تعالیٰ نے اپنے قانون اور ضابطے کو توڑ کر آپ کے لئے اور آپ کے بیٹے کے لئے اور آپ کے گھرانے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دوبارہ زندہ فرما کر آپ کے گھر بھیج دیا؟ نعوذ باللہ من ذلک، ہذا الھذیان۔

۱۳:......کیا اس سے بڑا کوئی الحاد و زندقہ بھی ہوگا کہ یہ کہا جائے کہ میرے گھر کے ایک کمرہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرامؓ کے ساتھ نمازیں ادا کرتے ہیں، کیا یہ ہندوؤں کے عقیدہ اواگان کی ترویج نہیں؟

۱۴:......آپ کا اپنے گھر کے ایک کمرہ کو مسجد رسول، چلہ رسول اور مقدس مقامات سے تعبیر کرنا، نعوذ باللہ اپنے گھر کے ان کمروں کو بیت اللہ، مسجد حرام اور مسجد نبوی کے ہم سنگ قرار دینے کے مترادف نہیں؟ کیا اس سے مسلمانوں کو حرمین اور مقامات مقدسہ سے ہٹا کر اپنے گھر کی طرف متوجہ کرنے کی ناپاک سازش نہیں؟

۱۵:......اسی طرح آپ کا یہ کہنا کہ: ''ابھی بہت سے رازوں سے پردہ اٹھانا باقی ہے'' کہیں دعویٰ نبوت کے انتظار کی دعوت تو نہیں؟

۱۶:...... جب آپ جانتے ہیں کہ دین مکمل ہو چکا ہے اور اب کوئی نبی یا کسی قسم کی کوئی وحی نہیں آئے گی تو پھر اس ڈھونگ کا کیا معنی؟ کہ: ''اگر پھر بھی آجائے تو کیا کیا جائے'' کیا یہ اس بات کی عکاسی نہیں کرتا کہ آپ ختم نبوت اور انقطاع وحی کے قائل نہیں ہیں؟ اور جو شخص اجرائے نبوت اور اجرائے وحی کا قائل ہو،

www.banuri.edu.pk

وہ قرآن وسنت اوراجماع امت کی روسے مرتد، زندیق اورملحد ہے۔

الغرض یہ ملعون اپنے مزموم عزائم وارادوں اورعقائدونظریات کوالحادوزندقہ کےسوسو پردوں میں لپیٹ کرکیوں نہ پیش کرے، مسلمانوں کےتعاقب اورغیظ وغضب سےکسی صورت نہیں بچ سکےگا۔

یہ اپنی جگہ حقیقت ہے کہ ڈاکٹرضیاءاللہ کےمطبوعہ ہینڈبل کو پڑھنے کے بعد ایک معمولی عقل وفہم کا انسان بھی بآسانی اندازہ لگاسکتا ہےکہ اس شخص نے ایک پیدائشی معذور بچے کی بیماری کے دورہ کا سہارا لے کراس مطبوعہ پرچہ میں ان تمام قادیانی عقائدونظریات کو درج کر دیا ہے، جن کی مرزا غلام احمد قادیانی زندگی بھرتبلیغ کرتا رہا، اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہےکہ قارئین کی اطلاع اورسیدھے سادے مسلمانوں کو اس دجل وفریب سے بچانے کے لئے اس پرچہ کوذیل میں بعینہٖ نقل کردیا جائے، لیجئے! ملاحظہ فرمائیے:

’’اے محمد! کہہ دوکہ اللہ ایک ہےاس کا کوئی شریک نہیں، نہ وہ کسی کا باپ نہ وہ کسی کا بیٹااس کا کوئی ہمسرنہیں، کہوکہ اللہ نےتمہیں عزت دی، کہوکہ اللہ نےتمہیں پسند کیا، کہوکہ میں نے تمہیں سب سے افضل کیا، کہوکہ اللہ نےتم سے وعدہ کیا، کہوکہ اللہ نے اسے پورا کیا، کہوکہ اللہ نےتمہیں رحمت بناکربھیجا، کہوکہ اللہ نےتمہیں وہ مقام دیا جوکسی کونہ دیا، تمہیں سب سے افضل کیا جوکسی کونہ کیا، کہوکہ اس نےتمہیں شہنشاہ بنایا جوکسی کونہ بنایا، کہوکہ اللہ نےتمہاری مدد کی جوکسی کی نہ کی، کہوکہ میں تمہارارب ہوں، کہوکہ میں اس کا بندہ ہوں، کہوکہ اس نےمحمد کودوبارہ بھیجا، کہو کہ اس نےمجھے وہ مقام دیا جوتمہیں نہیں دیا، کہوکہ اس نےتمہیں صرف اپنامحتاج بنایا، کہو میں تمہارے پاس وہی دین لایا لیکن صحیح لایا، کہوکہ اس نےتمہیں اپنا پسندیدہ بندہ بنایا، کہو وہ پیدا کرنے والا ہےوہ مارنے والا ہے، وہ صبرسےکام کرنے والا ہے، وہ صبرکرنے والوں میں سے ہے، وہ محمدکودوبارہ بھیجنے والا ہے، وہ اپنے حبیب کودوبارہ بھیجنے والا ہے، وہ دن وہ لانے والا ہے، وہ دن اب آنے والا ہے، وہی ہے جوتمہیں منواسکتا ہے، کہوکہ وہ تمہارارب ہے، اور بیشک وہ ہرچیزپرقادر ہے، اے محمد! بتاؤاورسکھاؤ، سکھاؤکہ کیا صحیح ہے کیا غلط، سکھاؤکہ اصل دین کیا ہے؟ اے محمد! بتاؤکہ تمہارارب تم سے کیا کہتا ہے؟ بتاؤکہ تمہارارب... کیا لکھتا ہے؟ بتاؤکہ تمہارارب کیسے ایک بے جان ہاتھ سے لکھتا ہے، بتاؤکہ تمہارارب کیسے ایک معذورکو معذوری سے ہٹاسکتا ہے، بتاؤکہ تمہارارب کیسے مردوں کو زندہ کرتا ہے، بتاؤکہ تمہارارب اپنے وعدے کیسے پورے کرتا ہے، بتاؤکہ تمہارارب کیسے ایک ناممکن چیزکوممکن بناسکتا ہے، بتاؤ کہ تمہارےرب کے پاس وہ طریقے ہیں جوتمہارے پاس نہیں۔

اے محمد! اوربیشک ہم نےتمہیں دوبارہ اس دنیا میں بھیجا، اس نام سےجس کے لئےتمہاری امت انتظارکررہی ہے، اوربیشک ہم نےتم کوبھیجاعیسیٰ ابن مریم کولانے، دجال کوقتل کرنے۔

اے محبوب! اوربیشک جولوگ تمہیں جھٹلاتے ہیں ان کے لئے یہ رات نہیں، اوران کے

لئے نہیں جن کی زبان پر محمد کا نام نہ ہو، لیتے ہیں لوگ محمد کا نام لیکن سمجھتے نہیں، سمجھتے ہیں لوگ محمد کو لیکن پہچانتے نہیں، رات ان لوگوں کے لئے ہے، جو محمد کو مانتے ہیں، پہچانتے ہیں، سمجھتے ہیں، اس رات میں بہت برکت ہے، بیشک اللہ ہر چیز سننے والا ہے، اس رات قبول کرتا ہے تو اپنے محبوب کے کہنے کے بعد۔

قسم ہے اس کلامِ پاک کی اور اس رات کی اور اس رات کی جب یہ (کتاب) لکھی گئی اور جو کوئی یہ کہتا ہے کہ یہ کوئی نئی چیز پیدا ہوگئی تو کہہ دو۔ ان سے، کیا اس کلام نے جھٹلا دیا قرآن کو؟ کیا جھٹلا ڈالا اس کلام نے پیغمبروں کو؟ اور جو کہا کہ محمد وہی ہیں جن کے لئے امت انتظار کر رہی ہے، اور کہا یہ تمہاری کتابوں سے پر تم نہیں جانتے۔

بیشک اگر پیغمبر ہو اور اسے دوبارہ بھیجا جائے تو بیشک اس پر وحی آ سکتی ہے، اب کوئی ہدایت نہیں آئے گی، بیشک اب کوئی نئی ہدایت نہیں آئے گی، ہے وہی، پر لوگ اس پر غلط ہیں۔

تم وہی دین لائے جو کہ پہلے تھا، تم وہی دین لائے لیکن صحیح لائے، اور بیشک دین ویسا نہیں جیسا ہو گیا ہے اور بھیجا گیا تم کو اس واسطے کہ تم صحیح کر دو دین، بیشک لوگ دین کے معاملے میں غلطی پر ہیں۔

تو کیا جھٹلا ڈالا اس کلام نے آخری نبی کو؟ کیا بڑھا ڈالے پیغمبر؟ بیشک نبی وہی پھر دوبارہ بھیجا جاتا ہے، اور ہے یہ تمہاری کتابوں میں تم نہیں جانتے تو پھر تم کن کو جھٹلاتے ہو؟ تو اب اگر تم ان کو بھی جھٹلا دو تو تم سے بڑھ کر ظالم کون؟

قسم ہے اس کلام پاک کی اور اس روشن کتاب کی اور اس رات (شبِ قدر) کی، پھر اس رات کی، اور ہے یہ کتاب عقل والوں کے لئے اور آسان کیا رب نے اس کتاب کو اور نہیں لکھا اس کو عربی زبان میں بلکہ لکھا تمہاری زبان میں تا کہ تم سمجھ سکو، اور پڑھو اس کتاب کو وضو سے جیسا کہ پڑھتے ہو قرآن، بیشک قرآن حق ہے، اور بیشک یہ کتاب بھی حق ہے اور آئی ہے یہ کتاب صحیح بات بتانے کے لئے، دین کو بچانے کے لئے، اصل دین بتانے کے لئے، باطل کو مٹانے کے لئے، حق کو لانے کے لئے، کفر کو مٹانے کے لئے، اور ہے یہ رات بڑی برکت والی عقل والوں کے لئے، اور اللہ بڑی عزت والا، بڑی حکمت والا ہے، تو پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے۔

اور اللہ نے تم سے وعدہ کیا، پھر کیا خوب وہ وعدہ ہے، جو وعدہ ہے ساری کائنات کے مالک کا، جس کے حکم کے بغیر کچھ نہیں ہوتا اور اس کا حکم سب سے بہتر ہے، اور اللہ عنقریب تم کو ضرور صحت دے گا، بس تم صبر کرو اور یقین رکھو اس پر جو ہے مالک سارے جہان کا، اور جو جھٹلاتے ہیں اس کو، تو کہہ دو کہ اللہ چاہے تو سب کچھ کر سکتا ہے۔

یہ بات حق ہے کہ جو حق کو نہ مانے وہ عذاب کا حق دار ہے، اور اللہ نہیں مانگتا تم سے کچھ،

www.banuri.edu.pk

کہ یہ امتحان ہے تمہارے لئے کہ اس محمد کے ساتھ کیا کرتے ہیں جس کے عاشق ہونے کا یہ کہتے تھے، یہ بات حق ہے کہ یہ معاملہ ہے محمد، عیسیٰ اور دجال کا اور اللہ منوائے گا تمہیں اور اللہ ہر بات کا جاننے والا ہے۔''

(www.rupemuhammad.blog.com www.rupemuhammad.zoomshare.com)

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ کیپٹن ڈاکٹر ضیاء اللہ خان نے اپنے بیٹے نبیل کی بیماری، معذوری اور ہذیان آمیز دوروں کو بنیاد بنا کر، اس کے نام کی ایک ویب سائٹ بنائی اور اس کا نام رکھا: ''روپِ محمد'' اس ''روپِ محمد'' نامی ویب سائٹ میں جہاں اس نے اپنے بیٹے کے ''غیر معمولی'' اقوال، طلسماتی کرشمے درج کئے ہیں، وہاں اس نے اس کے کراماتی کلام کو نمایاں کرنے کے لئے :''کَلامُکَ کَمالُکَ'' کے عنوان سے مندرجہ بالا ایک صفحے کا ہینڈ بل بھی تقسیم کرنا شروع کر رکھا ہے۔

اب آیئے اس کا جائزہ لیتے ہیں کہ اس پرچہ میں درج ''ملفوظات'' اور ''کراماتی کلام'' میں کس قدر قادیانی الحاد و زندقہ کی ترجمانی کی گئی ہے؟

ا:...... اس پرچہ کے پہلے پیراگراف میں چار جگہ اس کا اظہار و اعلان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ''محمد'' کو دوبارہ بھیجا ہے، مثلاً:

الف:...... ''کہو! کہ اس نے محمد کو دوبارہ بھیجا۔''

ب:...... ''وہ محمد کو دوبارہ بھیجنے والا ہے۔''

ج:...... ''وہ اپنے حبیب کو دوبارہ بھیجنے والا ہے۔''

د:...... ''اے محمد! اور بے شک ہم نے تمہیں دوبارہ اس دنیا میں بھیجا، اس نام سے جس کے لئے تمہاری امت انتظار کر رہی ہے۔''

دریافت طلب امر یہ ہے کہ موصوف نے ایک پیراگراف میں چار مرتبہ جس محمد کو دوبارہ بھیجے جانے کا اعلان کیا ہے، اس سے ان کی کیا مراد ہے؟ آیا اس سے وہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں جو حضرت عبداللہ اور حضرت آمنہ کے بیٹے، جناب عبدالمطلب کے پوتے، نبی، امی اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم ہیں؟ جو مکہ مکرمہ میں سیّد الاولین والآخرین بنا کر بھیجے گئے تھے یا کوئی اور؟

اگر خدانخواستہ اس سے نبی امی اور سیّد الاولین والآخرین مراد نہیں، تو خاکم بدھن یہ عقیدہ ختم نبوت اور منصب نبوت پر ڈاکا نہیں؟ کیا یہ قرآن، حدیث، اجماع امت سے بغاوت نہیں؟ کیونکہ ایک سو آیات، دو سو سے زائد احادیث اور اجماع امت کی روشنی میں صراحتاً اور بداہتاً یہ بات واضح اور محقق ہو چکی ہے کہ آقائے دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین اور اللہ تعالیٰ کے آخری نبی و رسول ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب قیامت تک کسی کو نبوت و رسالت کے اعزاز سے سرفراز نہیں کیا جائے گا۔ اگر خدانخواستہ کوئی بدطینت اور بدنہاد اس کے باوجود دعویٰ نبوت کی جرأت کرے گا تو

www.banuri.edu.pk

وہ کذاب ودجال کہلائے گا۔

اوراگر اس سے مراد وہی نبی امی مراد ہیں، جو مکہ مکرمہ میں حضرت عبداللہ اور حضرت آمنہ کے ہاں پیدا ہوئے، غارِ حرأ میں عبادت کرتے رہے، اور حرأ ہی میں ان پر پہلی وحی نازل ہوئی، معراج کی سعادت سے سرفراز ہوئے، قرآن کریم ان کا معجزہ اور کتاب ہدایت قرار پائی۔ ہجرت سے قبل ۱۳ سال مکہ مکرمہ میں اور ہجرت کے بعد ۱۰ سال مدینہ منورہ میں قیام فرمارہے اور اب گنبد خضرأ میں مکین ہیں، تو سوال یہ ہے کہ ان کو کب اور کہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ: ''اے محمد! اور بے شک ہم نے تمہیں دوبارہ اس دنیا میں بھیجا، اس نام سے جس کے لئے تمہاری امت انتظار کررہی ہے؟۔''

کیا ان صاحب سے کوئی پوچھ سکتا ہے کہ قرآن کریم کی کس آیت یا کس حدیث میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرما کر دوبارہ دنیا میں بھیجنے کا اعلان کیا تھا؟ اگر وہ اس کی نشاندہی کردیتے تو بہت ہی عنایت ہوتی؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو نہ صرف یہ افترأ علی اللہ ہے، بلکہ درحقیقت یہ مرزا غلام احمد قادیانی کے اس عقیدہ کا اظہار وبیان ہے جس کا اس ملعون نے اپنی متعدد کتابوں میں اعلان کیا ہے، مثلاً کتاب تحفہ گولڑویہ، ص:۱۶۳ میں اس نے ان الفاظ میں اس کا اعلان کیا ہے کہ:

الف:...... ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثت ہیں یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا، جو مسیح موعود اور مہدی معہود (مرزا قادیانی) کے ظہور سے پورا ہوا۔''

(روحانی خزائن، ص:۲۴۹، ج:۱۷)

ب:...... ''اور جان کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے (یعنی چھٹی صدی مسیحی میں) ایسا ہی مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بروزی صورت اختیار کرکے چھٹے ہزار (یعنی تیرھویں صدی ہجری) کے آخر میں مبعوث ہوئے...'' (روحانی خزائن، ص:۲۷، ج:۱۶)

ج:...... ''**محمد رسول اللّٰہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم**'' اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔''

د:...... مرزا غلام احمد قادیانی کے مرید قاضی ظہور الدین اکمل نے بھی مرزا غلام احمد قادیانی کو نعوذ باللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کا مظہر قرار دیتے ہوئے لکھا:

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں ۔۔۔ اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل ۔۔۔ غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(اخبار بدر قادیان، ۲۵/ اکتوبر ۱۹۰۶ء بحوالہ قادیانی مذہب، ص:۳۳۶)

۲:......’’کَلا مُکَ کَما لُکَ ‘‘میں اجرائے نبوت اور اجرائے وحی کے قادیانی عقیدہ کو بیان کرتے ہوئے مزید لکھا گیا ہے کہ:

الف:......’’بے شک اگر پیغمبر ہو اور اسے دوبارہ بھیجا جائے تو بے شک اس پر وحی آسکتی ہے۔‘‘

ب:......’’تو کیا جھٹلا ڈالا اس کلام نے آخری نبی کو؟ کیا بڑھا ڈالے پیغمبر؟ بیشک نبی وہی، پر دوبارہ بھیجا جاتا ہے، اور ہے یہ تمہاری کتابوں میں، پر تم نہیں جانتے، تو پھر تم کن کو جھٹلاتے ہو؟ تو اب اگر تم ان کو بھی جھٹلادو تو تم سے بڑھ کر ظالم کون؟۔‘‘

قارئین کرام! آپ نے دیکھا’’کَلا مُکَ کَما لُکَ ‘‘ کا مرتب ملعون اپنی اس عبارت میں مرزا غلام احمد قادیانی کے عقیدہ اجرائے نبوت، اجرائے وحی کے علاوہ بعثت وظہور ثانی کی تکذیب کرنے والوں کو ظالم قرار دیتا ہے، جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی قادیانی امت بھی ٹھیک یہی عقیدہ رکھتی ہے، چنانچہ ملاحظہ ہو:

الف:......’’صدی چودھویں کا ہوا سر مبارک — کہ جس پر وہ بدرالدجیٰ بن کے آیا
محمد پئے چارہ سازی امت — ہے اب احمد مجتبیٰ بن کے آیا
حقیقت کھلی بعثت ثانی کی ہم پر — کہ جب مصطفیٰ میرزا بن کے آیا‘‘

(اخبار الفضل قادیان، ۲۸/مئی ۱۹۲۸ء)

ب:......’’اے میرے پیارے مری جان رسول قدنی — تیرے صدقے تیرے قربان رسول قدنی
پہلی بعثت میں محمد ہے تو اب احمد ہے — تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی‘‘

(اخبار الفضل قادیان، ۱۶/ اکتوبر ۱۹۲۲ء)

ج:......’’یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی بھی امید نہیں...‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ، حصہ پنجم، ص:۱۸۳، روحانی خزائن، ص:۳۵۴، ج:۲۱)

د:......’’ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا، یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمدؐ کو نہیں مانتا اور یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود کو نہیں مانتا، وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔‘‘

(کلمۃ الفصل، ص:۱۱۰، مرزا بشیر احمد ایم اے)

ہ:......’’چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری

احکام کی تجدید ہے، اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم اور اس وحی کو جو میرے اوپر ہوتی ہے، فُلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا۔۔۔۔‘‘

(اربعین نمبر۴،ص:۷، روحانی خزائن ص:۴۳۵، حاشیہ ج:۱۷)

الغرض جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی اجرائے نبوت، اجرائے وحی، بعثت ثانی، ظل اور بروز کا قائل تھا، اسی طرح یہ شخص بھی اس کا قائل ہے، چنانچہ وہ اس عبارت: ’’اگر پیغمبر ہو، اور اسے دوبارہ بھیجا جائے، تو بے شک اس پر وحی آسکتی ہے۔‘‘ کے ذریعے اپنے عقیدہ اجرائے نبوت، اجرائے وحی اور ظل و بروز کا اظہار و اعلان کرتا ہے۔

پھر جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت ظلی و بروزی نبوت کی آڑ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت، رسالت، اجرائے وحی اور مرزا کی وحی کے مجموعہ ’’تذکرہ‘‘ کو ہضم کرنے کی دعوت دیتی ہے، ٹھیک اسی طرح یہ شخص بھی اپنی مذکورہ بالا غلیظ اور بدبودار تحریر و عبارت میں اس کی دعوت دیتا ہے، چنانچہ یہ شخص اپنی اس شیطانی عبارت: ’’کیا جھٹلا ڈالا اس کلام نے آخری نبی کو؟ کیا بڑھا ڈالے پیغمبر؟ بے شک وہی نبی دوبارہ بھیجا جاتا ہے۔‘‘ کے ذریعے ان تمام قادیانی عقائد کی تبلیغ و ترویج کی ناپاک اور بھونڈی سعی و کوشش پر مصر نظر آتا ہے۔

۳:......جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی اپنی وحی کو قرآن کا درجہ دیتا ہے اور اس کے انکار کو کفر قرار دیتا ہے، ٹھیک اسی طرح یہ ملحد بھی اپنے لٹریچر ’’کَلا مُکَ کما لُکَ‘‘ میں نام لئے بغیر مرزا غلام احمد قادیانی کی وحی کے اردو مجموعہ ’’تذکرہ‘‘ کو قرآن کا درجہ دیتے ہوئے لکھتا ہے:

’’قسم ہے اس کلام پاک کی اور اس روشن کتاب کی اور اس رات (شبِ قدر) کی، پھر اس رات کی، اور ہے یہ کتاب عقل والوں کے لئے اور آسان کیا رب نے اس کتاب کو، اور نہیں لکھا اس کو عربی زبان میں، بلکہ لکھا تمہاری زبان میں تاکہ تم سمجھ سکو، اور پڑھو اس کتاب کو وضو سے جیسا کہ پڑھتے ہو قرآن، بے شک قرآن حق ہے، اور بے شک یہ کتاب بھی حق ہے، اور آئی ہے یہ کتاب صحیح بات بتانے کے لئے، دین کو بچانے کے لئے، اصل دین بتانے کے لئے، باطل کو مٹانے کے لئے، حق کو لانے کے لئے، کفر کو مٹانے کے لئے۔‘‘

موصوف کی اس عبارت پر غور کیا جائے تو دو اور دو چار کی طرح واضح ہوجاتا ہے کہ جس کلام اور کتاب کی اہمیت و عظمت کو قسم کھا کر واضح کیا جارہا ہے، یا اس کے نزول کو شبِ قدر کی بابرکت اور مقدس ساعتوں کے ساتھ منسلک کیا جارہا ہے، وہ یقیناً قرآن کریم کے علاوہ کوئی دوسری کتاب ہے، اس لئے کہ موصوف لکھتے ہیں کہ:

الف:......’’اور نہیں لکھا اس کو عربی زبان میں، بلکہ لکھا تمہاری زبان میں تاکہ تم سمجھ سکو۔‘‘

ب:......’’اور پڑھو اس کتاب کو وضو سے جیسے پڑھتے ہو قرآن۔‘‘

ج: ...... ''بے شک قرآن حق ہے اور بے شک یہ کتاب بھی حق ہے۔''

ان تین فقروں سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ موصوف کی مجوزہ ''عظیم کتاب'' قرآن کریم کے علاوہ کوئی دوسری کتاب ہے جس کو قرآن کریم کے مدِ مقابل ذکر کیا گیا ہے۔ اگر اس کتاب کا مصداق قرآن کریم ہوتا تو یہ کیوں لکھا جاتا کہ یہ کتاب عربی میں نہیں تمہاری زبان میں لکھی گئی ہے؟ اسی طرح اگر اس کا مصداق قرآن کریم ہوتا تو یہ کیوں کہا جاتا کہ اس کو بھی ویسے ہی وضو سے پڑھو جس طرح قرآن کو وضو سے پڑھتے ہو، ایسے ہی اگر یہ کتاب قرآن کریم کے علاوہ کوئی دوسری نہ ہوتی تو یہ کیوں لکھا جاتا کہ یہ بھی ایسے ہی حق ہے جس طرح قرآن حق ہے۔

الغرض یہی کہا جا سکتا ہے کہ موصوف کی وہ کتاب جو عربی میں نہیں ہے اور وضو سے پڑھنے کی مستحق ہے اور وہ بھی قرآن کریم کی طرح حق ہے، اس کا مصداق مرزا غلام احمد قادیانی کی وحی کا مجموعہ تذکرہ ہے، ورنہ وہ خود بتلائیں کہ اس کا مصداق اس کے علاوہ کون سی کتاب ہے؟

الغرض یہ شخص نہایت عیاری اور مکاری سے قادیانی عقائد کا داعی اور منادہے۔ البتہ اس نے انداز بدل کر مسلمانوں کو مرزائی فتنہ کے قریب کرنے کی تحریک چلا رکھی ہے، لہٰذا مسلمانوں کو اس ملعون کے گمراہ کن انداز سے ہوشیار رہتے ہوئے دوسرے مسلمانوں کو بھی اس کے فتنہ سے آگاہ کرنے کی سعی و کوشش کرنی چاہئے، اور اس کے فریب و دھوکا سے بچنا چاہئے۔

اہلِ عقل وفہم اس ویب سائٹ اور اس کی دعوت کو اس زاویہ نگاہ سے بھی دیکھیں کہ کیا کبھی کسی معذور اور مجنون بچے کے ماں باپ اس قسم کے بچوں کے ہذیانات کے لئے ویب سائٹ بنایا کرتے ہیں؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو بتلایا جائے کہ یہ ویب سائٹ کیوں بنائی گئی؟ اور اس پر زرِ کثیر صرف کر کے ایک معذور و مجنون بچے کے ''ارشادات'' ''ملفوظات'' کو کیونکر عام کیا گیا؟ کیا کبھی کسی بچے اور وہ بھی معذور، کی کوئی بات قابل سند اور لائق اعتماد ہوتی ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو اس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس کے پیچھے کوئی گھناؤنے اور خطرناک مقاصد و عزائم کارفرما ہیں، اس کے لئے یہ سارا کھیل کھیلا جارہا ہے اور وہ ہے مسلمانوں کو گمراہ کرنا اور مرزائی وقادیانی عقائد کی اشاعت و ترویج کرنا۔

یقین کی حد تک ہمارا وجدان کہتا ہے اور ''کَلامُکَ کَمالُکَ'' کی عبارت بھی اس کی تائید و تصدیق کرتی ہے کہ یہ شخص زندیق و ملحد ہے، اور قادیانی الحادو زندقہ کا پرچارک ہے۔ تاہم اگر وہ کہتا ہے کہ میں قادیانی نہیں ہوں اور میرا مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد ونظریات سے کوئی تعلق نہیں ہے، ... جیسا کہ اس نے نبیل کے تعارف میں اپنے آپ کو ختم نبوت کا قائل باور کرانے کی کوشش کی ہے... تب بھی وہ اپنے الحادو زندقہ اور قرآن وسنت کی توہین وتنقیص، نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے انکار اور ظل و بروز یا بعثت ثانیہ وغیرہ عقائد ونظریات کی وجہ سے عقیدہ ختم نبوت سے باغی ہے، لہٰذا وہ بھی اُسی سلوک کا مستحق ہے، جس کا مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی امت ہے، کیونکہ اس صورت میں گویا یہ ملعون اپنے کلام کو قرآن کا،

اپنے آپ کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اپنے شیطانی خیالات کو وحی والہام کا درجہ دے کر بدترین گستاخی کا مرتکب ہوا ہے۔ لہٰذا جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے ملحد وزندیق اور آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ و باغی ہیں، ٹھیک اسی طرح یہ بھی ملحد وزندیق اور نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ وباغی ہے، جس طرح غلام احمد قادیانی کے فتنہ سے امت کو بچانا فرض ہے، ٹھیک اسی طرح اس کا تعاقب کرنا بھی فرض ہے، الّا یہ کہ توبہ کرکے دوبارہ تجدید ایمان کرلے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیّدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

www.banuri.edu.pk